# رستے منزل ہو جاتے ہیں

ابنِ مُنیب



# رستے منزل ہو جاتے ہیں

ابنِ مُنیب

رستے منزل ہو جاتے ہیں



ای میل ibnay.muneeb@gmail.com

ٹویٹر @ibnay.muneeb

صفحہ facebook.com/ibnay.muneeb

# پیاروں کے نام

اپنے پیارے ساتھ چلیں تو

رستے منزل ہو جاتے ہیں

(اِبنِ مُنیبؔ)

# تعارف

بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ۔

"رستے منزل ہو جاتے ہیں" کے عنوان سے میرا تیسرا مجموعہ کلام پیشِ خدمت ہے۔ اس میں وہ اشعار شامل ہیں جو دوسرے مجموعے "مقدس لمحے" کی الیکٹرانک اشاعت (جولائی ۲۰۱۴) سے اب تک لکھے۔ عنوان اور انتساب کے حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ زندگی کی بہاریں اپنے پیاروں ہی کے دم سے ہیں۔ اُن کی قدر کریں اور جہاں تک ہو سکے محبت، تعاون، اور درگزر کا راستہ اختیار کریں۔ حقیقی بھوک یا جنگ کا ماحول ہو تو الگ بات ہے، پر اِن کے علاوہ ہماری زندگیوں میں بہت سے مسائل "مصنوعی" ہوتے ہیں۔ اِن سے میری مراد وہ سب مسائل ہیں جو کسی معاشرے، محفل، یا رشتے میں محبت کو انا، تعاون کو تقابل، اور درگزر کو بے جا سختی سے بدل دینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں بھی ہوں ہمیشہ اچھے ماحول کے قیام کے لئے تعاون کریں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے پیاروں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

کتاب اور اِس کے پیغام کے بارے میں اپنی آراء اور اپنے خیالات سے ضرور نوازیے گا۔

بہت شکریہ،

اِبنِ مُنیبؔ

نومبر ۲۰۱۶

# فہرست

# می گردم *

خدایا رحم کر ہم پر کہ ہم ناچار پھرتے ہیں

اُٹھائے بوجھ ظلمت کا پریشاں وار پھرتے ہیں

طبیبا! اِک نظر اِن پر، کرم تیرا، کرم تیرا

تِرے بندے، تِرے عاشق، تِرے بیمار پھرتے ہیں!

■

(* مولانا رومی کے شعر "خدایا رحم کُن بر من، پریشاں وار می گردم" کی پیروی میں)

اپنے پیارے ساتھ چلیں تو

رستے منزِل ہو جاتے ہیں

چھوڑو مے اور مے خانوں کو

ہم تُم محفل ہو جاتے ہیں

وقت پہ گر نہ آنکھ کُھلے تو

سپنے قاتِل ہو جاتے ہیں

روتا ہے جب پُھوٹ کے اَمبر

ہم بھی شامِل ہو جاتے ہیں

ڈُوب رہا ہے دیکھو کوئی

بڑھ کر ساحِل ہو جاتے ہیں

جلدی منزل چاہنے والے

جلدی بد دِل ہو جاتے ہیں

دیکھیں جب وہ پیار سے صاحِب

شکوے مشکل ہو جاتے ہیں

■

دلوں میں فاصلے ہوں تو
سفر دشوار ہوتا ہے

اماں دیتا نہ ہو جو گھر
وہ گھر بیکار ہوتا ہے

دلِ مضطر کی سوزش سے
قلم تلوار ہوتا ہے

ہم اُس کو "شعر" کہتے ہیں
جو دل کے پار ہوتا ہے

ق

بخوفِ بے حجابی کیوں
تمہیں انکار ہوتا ہے

ہمیں کب ہوش اے ظالم

دمِ دیدار ہوتا ہے!

انوکھے ساز بجتے ہیں

جگر جب تار ہوتا ہے

کوئی تَو درد کا قصہ

پسِ اشعار ہوتا ہے!

اُٹھے بوئے انا جس سے

وہ دل بیمار ہوتا ہے

■

# چٹکی

فلک گویا ہوا اِک دِن زمیں سے
"ادا کیسی ہے یہ بے باک تیری
سکوتِ وُسعتِ کون و مکاں میں
مجھے للکارتی ہے خاک تیری!"

■

# تشخص

(نوجوانوں کے نام)

تجھے پہچاں نہیں اپنی
تِری پہچان کیا ہو گی؟
گلِ بے رنگ و بُو تجھ سے
چمن کی شان کیا ہو گی؟
تڑپ نا آشنا ہے تُو
دلِ بیدار پیدا کر
تِرا چہرہ ہے بے چہرہ
لب و رُخسار پیدا کر
فسانہ لکھ جہاں کا تُو
نئے کردار پیدا کر

تخیل کی زمیں ہو جا

گُل و گلزار پیدا کر

ہے تیری ذات میں مضمر

تِری مشکل کا حل ناداں

شروع ہو گا سفر یوں ہی

قدم دو چار چل ناداں

بموجِ نغمہ ءِ ہستی

سنبھل ناداں، مچل ناداں!

■

# ڈیجیٹل شاعری۔ مَیسج

پھر سے ٹیکسٹ آیا ہے

اُس نے پھر بلایا ہے

"مَیپ" پر لکیروں سے

راستہ دِکھایا ہے

راستہ تو آساں ہے

اور وہ دِل و جاں ہے

پر مَیں جا نہیں سکتا!

اُس کی ایک عادت ہے

پیار سے بُلاتا ہے

راستہ دِکھاتا ہے

ساتھ دو قدم چل کر

ساتھ بھی "نبھاتا" ہے

پھر وہ چھوڑ جاتا ہے

دِل ہی توڑ جاتا ہے!

■

# ڈیجیٹل شاعری-فوٹو

زندگی کی فوٹو کے
ایک ایک پِکسَل سے
روشنی تِری جھلکے
اور تُو نہیں تو پھر
اِک سیاہ پردے پر
گمشدہ نشاں ہوں میں
وہم ہُوں، گُماں ہُوں میں

■

ہاتھ میں لے کے سر بیٹھا ہوں

مولا یہ کیا کر بیٹھا ہوں

میں بھی تیرا بندہ ہوں نا؟

کب سے تیرے دَر بیٹھا ہوں

اندر باہر شور ہے "مَیں" کا

مَیں تو "مَیں" سے ڈر بیٹھا ہوں

جس کو دیکھ کے جی اُٹّھا تھا

اب میں اُس پہ مر بیٹھا ہوں

ایسا ہُوں مانوس قفَس سے

کاٹ کے اپنے پَر بیٹھا ہوں

مشرق مغرب تُو ہی تُو ہے

ہر جا تیرے گھر بیٹھا ہوں

■

ذِکر تیرا جہاں، وہاں ٹھہرے
درد والے کہاں کہاں ٹھہرے

اشک راہی ہیں اور تُو منزل
تُو ہی آئے نہ کارواں ٹھہرے

جو بھی کرنا ہے جلد ہی کر لو
وقت کس کے لئے مِیاں ٹھہرے؟

اپنی وُسعت سے کچھ زمیں والے
آسمانوں کے آسماں ٹھہرے

شیخ بانٹے ہے نفرتیں، رِند بھی
دل جو ٹھہرے تو اب کہاں ٹھہرے؟

زَہر کھایا جنہوں نے کلیوں کو
ہائے گُلشن کے پاسباں ٹھہرے

کچھ تعلق نہیں تھا دُنیا سے
چار پَل کو مگر یہاں ٹھہرے

■

درد جب بے قرار کرتا ہے
ہر نفَس ذکرِ یار کرتا ہے

ہم تمنا ہزار لاتے ہیں
وہ بہانے ہزار کرتا ہے

درد دیتا ہے ساز ہستی کو
دل جگر تار تار کرتا ہے

گُل ہے، گُلشن ہے، اور وہ، دیکھو!
کون کِس کو شِکار کرتا ہے

روزِ محشر وہ محرمِ ہستی
زخم سارے شمار کرتا ہے

اہلِ گُلشن نے کی رَپَٹ میری
ذکرِ فصلِ بہار کرتا ہے

تھام لیتی ہیں وحشتیں صاحب
کب کوئی اختیار کرتا ہے

مُجھکو لمحہ اَجَل کا دیکھ گیا
اب مِرا انتظار کرتا ہے

■

دل جلے جلتے ہیں کیسے، دل جلا کر دیکھئے
دُور سے گھبرا رہے ہیں، پاس آ کر دیکھئے!

دے رہا تھا پھر صدائیں شہر میں سپنا فروش
خواب سارے ٹوٹتے ہیں، آزما کر دیکھئے!

ہم جِسے سمجھے تھے اپنی زندگی کُچھ اور تھا
باندھئے پُتلی کو دھاگے، اور نَچا کر دیکھئے

پتھروں سے فیض یاں مِلتا نہیں ہرگز حضور
پھوڑیئے سر سنگ پر، چاہے خدا کر دیکھئے

■

# سَعی

حج میں سعی کرتے کرتے
تھک کر دو پل بیٹھ گیا میں
سُنتا ہوں آواز انجانی
قدموں کی اِک چاپ پُرانی
روتے اِک معصوم کی چیخیں
حیراں ششدر گُم صُم تھا میں
سوچ رہا تھا، چُپ چُپ تھا میں
حال میں مجھ کو دیکھ کے ایسے
سب سے آنکھ بچا کر جیسے
مَر وَہ میرے کان میں بولی
"غور سے سُن نادان لاہوری
بھُول کے اپنی ذات کو کیسے.

ننھی سی اِک جان کے غم میں

تپتے اِک صحرا میں تنہا

ماں کی ممتا دوڑ رہی ہے!"

■

# عـــزیزم

ہمیں اِک کام کرنا ہے عزیزم
تعاون عام کرنا ہے عزیزم!
محبت سے، عنایت سے، کَرَم سے
دلوں کو رام کرنا ہے عزیزم!
تعصب بَو رہے ہیں جو چمن میں
اُنہیں ناکام کرنا ہے عزیزم!

■

بِن ترِے، کائنات کا منظر
اِک دسمبر کی شام ہو جیسے

درد ٹھہرا ہے آ کے یُوں دل میں
عمر بھر کا قیام ہو جیسے

خاک بیٹھی ہے خاک پر دیکھو!
کوئی عالی مقام ہو جیسے

اُن کی ہر بات پر "بجا" بولے
دل بھی ذہنی غلام ہو جیسے

■

چھوڑ جاتے ہیں سبھی راہ میں تنہا یارو
رسمِ اُلفت میں کہاں رسمِ وفا ہوتی ہے

تم جو کہتے ہو "کٹی عمر" ، سُنو نادانو!
یار سے دُور جو کٹتی ہے، سزا ہوتی ہے

اِس میں الفاظ نہ سجدے، کہ نمازِ اُلفت
گرمیء شوق میں اشکوں سے ادا ہوتی ہے

بیٹھ کر گُلشنِ طائف میں وہ رحمت والاﷺ
دے گیا درس ہمیں، ایسے دُعا ہوتی ہے!

ماں کی خدمت میں نہ تقصیر گوارا صاحِب
رُوٹھ جاتا ہے خدا، یہ جو خفا ہوتی ہے

■

آئینہ ہے، مَیں ہوں
بات چل رہی ہے

زیست کھا کے ٹھوکر
پھر سنبھل رہی ہے

داغِ دل کی لَو سے
روح جل رہی ہے

یاد کا سفر ہے
"رات ڈھل رہی ہے"

ہر قدم اُداسی
ساتھ چل رہی ہے

آ رہا ہے کوئی
"رُت بدل رہی ہے"

اِک حسین خواہش
پھر مچل رہی ہے

مِٹ رہی ہے ہستی
عمر ڈھل رہی ہے

■

(ناصر کاظمی کی زمین میں)

# ملی نغمہ — بچوں کے لیے

قریہ قریہ

گلشن گلشن

بستی بستی

آنگن آنگن

پھیلے پیار کی خوشبو مولا!

دیس ہمارا جنت کر دے

محروموں کی جَھولی بھر دے

تڑپے نہ ترسے نہ کوئی!

وقعت ہو ہر جان کی اِس میں

عزت ہو انسان کی اِس میں

مائیں سب کی سانجھی کر دے

ہم کو پیار کا عادی کر دے

ناداروں کا ہاتھ بٹائیں

خدمت سے ہم نام کمائیں

علم ہمارا یار ہو مولا

اِس سے ہم کو پیار ہو مولا

سچوں کی تعظیم کریں ہم

محنت کی تکریم کریں ہم

عدل ہمارا کام ہو مولا

یوں تیرا انعام ہو مولا

آس لگائے تیرے دَر پر

مانگ رہے ہیں تجھ سے ہر پَل!

قریہ قریہ

گلشن گلشن

بستی بستی

آنگن آنگن

پھیلے پیار کی خوشبو مولا

دیس ہمارا جنت کر دے!

■

# لوری

ماں کی محبت عرش کا سایہ
ماں کی شفقت، جنت راحت
ماں کے آنسو آبِ زم زم
ماں کی دعائیں سُنتا ھُو!

لاکھ دلوں میں درد بسائے
درد سے جو نہ عاجز آئے
ہنس کر جو غم سہتا جائے
دل وہ ماں کا چُنتا ھُو!

ماں کی محبت عرش کا سایہ
ماں کی شفقت، جنت راحت
ماں کے آنسو آبِ زم زم
ماں کی دعائیں سُنتا ھُو!

■

چشمِ دل محوِ اشکباری ہے
پھر ہمیں آرزو تمہاری ہے

پھر چلے سُوئے دشت دیوانے
بوئے گُل عاشقوں پہ بھاری ہے

تیر جس کا کبھی خطا نہ ہوا
موت وہ معتبر شکاری ہے

آ سکا ہاتھ میں نہ جب "کافر"
کہہ دیا شیخ نے،"یہ ناری ہے!"

لب پہ "ناچیز"، اور انا دل میں
خاک ہے، گر یہ خاکساری ہے

شاعری بے سبب نہیں صاحب
"کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے"

■

(غالب کی زمین میں)

نہیں ہوتی وہاں رحمت خدا کی
نہ ہو وقعت جہاں صدق و صفا کی

ہوئے رشوت کے آگے سر نِگوں سب
مثالیں دے رہے تھے کربلا کی!

تواضع، صبر ، اور ایمانِ کامل
یہی سُنت رہی ہے انبیا کی

امانت ہے بڑی، سمجھو عزیزو
تمہارے گھر میں یہ "بندی خدا کی"

غرورِ ذات میں بھٹکا کیے ہم
بہت تاریک تھیں گلیاں انا کی

بُلاتے ہو طبیبوں کو بھلا کیوں
مریضِ عشق کو حاجت شفا کی؟

ہوئے نہ مائلِ عرضِ سُخَن ہم
مگر جب ابتدا کی، انتہا کی

■

تیری رحمت سے تو مایوس نہیں ہیں مولا
ہم سیہ کار، گنہگار، خطا کار سہی!

تجھ کو پانا ہے تو پانا ہے تو پانا ہے ضرور
تُو سرِ طُور، سرِ حشر، سرِ دار سہی!

ہم نے پائی ہے شفا یار کی چوکھٹ سے مُنیبؔ
لوگ کہتے ہیں جو "بیمار"، تو بیمار سہی!

■

# شدت

مولا تیرے ماننے والے
رحمت تیری "جاننے" والے*
رحمت بننا بھول گئے ہیں!

گلشن گلشن آگ لگی ہے
کونپل کونپل چیخ اُٹھی ہے
جلتی کلیاں پوچھ رہی ہیں
"سورج ڈھلنا بھول گئے ہیں؟"

مولا تیرے ماننے والے
رحمت تیری "جاننے" والے
رحمت بننا بھول گئے ہیں!

شدت ہے ہر بات میں اِن کی
شاید ہے یہ ذات میں اِن کی
دعوے ہیں بس راہِ حق کے
اُس پر چلنا بھول گئے ہیں!

مولا تیرے ماننے والے
رحمت تیری "جاننے" والے
رحمت بننا بھول گئے ہیں!

■

(* دعووں کی حدتک)

# متفرق اشعار

چار دِن کا سفَر ہے کٹے جُوں کٹے
پھر کہیں لیٹ کر خاک ہو جائیں گے!

■

قضا لے کے آتی ہے دُنیا میں سب کو
جِسے عُمُر کہتے ہو، دِن آخری ہیں

■

کِھچا آ رہا ہوں تجلی پہ تیری
مجھے کیا خبر ہے میں کیا چاہتا ہوں!

■

ہم نے ظُلمت کو بنایا ہے گُلِستاں کا اَمیں
ساتھ گُلچِیں کے ہمیں دار پہ کِھینچا جائے

■

کیا خبر کیوں، مگر تِرا شاعر
شعر کہتا نہیں دسمبر میں

■

آغازِ محبت، کیا کہنے !، انجامِ محبت، کیا کہیے !
ہم کھیل رہے تھے شُعلوں سے، کِس کی تھی شرارت، کیا کہیے !

■

لَوٹتا ہے قلَم تِری جانب
یہ بھی قلبِ مُنیبؔ ہو جیسے !

■

# ظریفانہ

اُس کو دیکھ کے اچھے اچھے

تھوڑے لِبرَل ہو جاتے ہیں

چھوڑو چُھپ چُھپ کر مِلنے کو

ہم تم لِیگَل ہو جاتے ہیں

سَوتی قوموں کے بالآخر

سپنے رَینٹَل ہو جاتے ہیں

"رائِل" کہنے سے کیا بھیا

پنکھے رائِل ہو جاتے ہیں؟

نوبیل پرائز ملنے سے کیا

قاتل نوبل ہو جاتے ہیں؟

شعر ہمارے سُن کر بلبل
سَینٹِیمنٹَل ہو جاتے ہیں

زیادہ گہرا سوچنے والے
اکثر مینٹل ہو جاتے ہیں

سردی میں سویڈن کی صاحب!
شکوے ڈَینٹَل ہو جاتے ہیں

■

ڑسے شعر بنا کر ہم نے

حیراں سب کو کر ڈالا ہے

جھگڑا ہے بیکار کا صاحب!

آپ نے جس میں سر ڈالا ہے

دیکھو دیکھو پیار نے آ کر

دل میں کیسا ڈر ڈالا ہے

میں نے فتنہ اُس کے گھر میں

اُس نے میرے گھر ڈالا ہے

ارمانوں کے خون سے ہم نے

دیس کا دامن بھر ڈالا ہے!

■

# ووٹر

تیری دولت پر ہی پلتی ہے حکومت، بے خبر
اور اِس پر قرض تیرے ووٹ کا احساں بھی ہے
تُو ہی ناداں چند "سڑکوں" پر قناعت کر گیا
"ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیء داماں بھی ہے"

■

# تیسری نسل

لاشوں پہ سیاست کرنے کو
بابا کی تجوری بھرنے کو
پھر تخت پہ لڑنے مرنے کو
بھٹو کا نواسا آیا ہے!

پِھر جُھوٹے وعدے؟ جی بابا
مذموم ارادے؟ جی بابا
بھیڑوں کے لبادے؟ جی بابا
تیّار پیادے؟ جی بابا

مزدور کا بچہ؟ بے وقعت
دہقان کا بچہ؟ خادم ہے

مجبور کا بچہ ؟ مرنے دو!

نادان کا بچہ ؟ ایندھن ہے

یہ ایندھن خوب جلانے کو

اِک نسل نئی کو کھانے کو

پھر جُھوٹے خواب دکھانے کو

بھٹو کا نواسا آیا ہے!

■

(کبھی کسی ایسی پارٹی پر اپنے جان مال ضائع نہ کریں جہاں قیادت "وراثت" میں ملتی ہو۔ پارٹی بدلیں یا اپنی پارٹی کو جمہوری اقدار اپنانے پر مجبور کریں۔)

# معذور

سَڑک پر جب پڑا دیکھوں
کوئی کاغذ، کوئی گتّہ
کوئی رَیپر، کوئی ڈبہ
تو جی کہتا ہے، دَو پَل کو
ٹھہر جاؤں
کروں ماتم
کہ یہ وہ ہے جگَہ جس پر
کسی کے ہاتھ ٹُوٹے تھے

■

# رستے منزل ہو جاتے ہیں

---

ابنِ مُنیب